دو سجدوں کے درمیان "رب اغفرلی وارحمنی واھدنی واجرنی وعافنی" پڑھنا سنت ہے

تحقیق: محمد سعید عمران

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان «**اللهم اغفر لي وارحمني وعافني واهدني وارزقني**» "یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے" کہتے تھے۔

(سنن ابوداود 850)

یہ روایت مندرجہ ذیل طریق سے روایت ہوئی ہے:

سنن ابن ماجہ (898): حدثنا ابوكريب محمد بن العلاء حدثنا اسماعيل بن صبيح۔ متن مندرجہ ذیل ہے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان «**رب اغفر لي وارحمني واجبرني وارزقني وارفعني**» "اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھ کو ضائع شدہ چیزوں کا بدلہ دیدے، مجھے رزق دے، اور مجھے بلندی عطا فرما" پڑھتے تھے۔

سنن ابوادود (850): حدثنا محمد بن مسعودحدثنا زيد بن الحباب۔ متن درج ذیل ہے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان «**اللهم اغفر لي وارحمني وعافني واهدني وارزقني**» "یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے" کہتے تھے۔

جامع ترمذی (284): حدثنا سلمه بن شبيب حدثنا زيد بن الحباب۔ متن درج ذیل ہے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان «**اللهم اغفر لي وارحمني واجبرني واهدني وارزقني**» "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما" کہتے تھے۔

جامع ترمذی (285): حدثنا حسن بن على الخلّال حدثنا يزيد بن هارون عن زيد بن حباب

یہ تمام روایت اسماعیل بن صبیح اور زید بن حباب کی سند سے منقول ہیں جو کہ درج ذیل ہے:

عن كامل ابى العلاء حدثنى حبيب بن ابى ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال:

☆ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسی طرح حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے اور بعض حضرات نے کامل ابو العلاء سے یہ حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔ (جامع ترمذی اردو بتحقیق شیخ البانی 1/217)

☆ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (جامع ترمذی رقم 284، صحیح ابوداود 796)

☆حافظ زبیر علی زئی نے اسے حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔(سنن ابو داود اردو مطبوعہ دار لسلام 1/628ح850)

☆شعیب ارنؤوط نے اسے حسن کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ کامل بن العلاء صدوق حسن الحدیث ہے جب کہ اس کے باقی رجال ثقات ہیں۔

☆دار قطنی نے اسے اپنی کتاب "الافراد" میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کامل بن العلاء کا حبیب بن ابی ثابت سے تفرّد ہے۔ (الافراد ح145)

صحیح یہ ہے کہ ان تمام روایات کی سند میں حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔

یہ روایت مزید کتب میں بھی آئی ہے۔

مسند احمد بن حنبل(2897):حدثنا یحییٰ بن آدم حدثنا کامل بن العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عباس او عن سعید بن جبیر عن ابن عباس

مسند احمد بن حنبل(3513): حدثنا اسود بن عامر اخبرنا کامل عن حبیب عن ابن عباس

معجم الکبیر طبرانی(12349): حدثنا زکریا بن حمدویہ البغدادی ثنا عبید بن اسحاق العطار ثنا کامل ابو العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس

اس کی سند میں عبید بن اسحاق العطار ضعیف ہے اور حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔

معجم الکبیر طبرانی(12363): حدثنا زکریا بن یحییٰ الساجی ثنا سلمہ بن شبیب ثنا زید بن الحباب ثنا کامل ابو العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس

اس کی سند میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے۔

مستدرک الحاکم(1/271): عبیداللہ بن محمد بن موسیٰ ثنا محمد بن ایوب انبا عبدالسلام بن عاصم ثنا زید بن الحباب ثنا کامل ابو العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس۔(مستدرک للحاکم مطبوعہ قدیمی 1/271)

اس کی سند میں حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔

سنن الکبریٰ للبیہقی(2/122): اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ و ابو بکر احمد بن الحسن القاضی، و ابو عبدالرحمان السلمی و ابو سعید بن ابی عمرو قالو انبا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن محمد الدوری ثنا خالد بن یزید الطیب، ثنا کامل بن العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس۔

اس کی سند میں حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔

مجمع الزوائد(2/275): ہیثمی نے طبرانی کے حوالے سے اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں عبید بن العطار ضعیف ہے۔(مجمع الزوائد 2/559ح3655 مطبوعہ دارالفکر)

البتہ مسند البزّار میں مندرجہ ذیل روایت ہے:

حدثنا سلمه بن شبيب حدثنا زيد بن الحباب حدثنا كامل يعنى ابن العلاء عن حبيب بن ابى عمره عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبى كان يقول بين السجدتين: **رب اغفرلى وارحمنى واهدنى واجرنى وعافنى** او نحو ذالك(مسند البزّار 11/319ح5128)

اس کی سند حسن ہے زید بن الحباب اور کامل بن العلاء صدوق ہیں جبکہ باقی رواۃ ثقہ ہیں۔

واللہ اعلم

رجال کی تفصیل آنے والے صفحات پر ملاحظہ کریں۔

حبیب بن ابی ثابت

روی عن: ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص، اغر ابی مسلم، انس بن مالک، ثعلبہ بن یزید الحمانی، حکیم بن حزام، جمیل بن عبد الرحمان، ذر بن عبد اللہ الہمدانی، ذکوان ابی صالح السمان، زید بن ارقم، زید بن وہب الجہنی، سائب بن فروخ المکی، سعید بن جبیر، سعید بن عبد الرحمان بن ابزی، سلیم بن اسود المحاربی، شقیق بن سلمہ الاسدی، ضحاک المشرقی، طاووس بن کیسان، عاصم بن ضمرہ السلولی، عامر بن واثلہ اللیثی، عبد اللہ بن باباہ، عبد اللہ بن حبیب السلمی، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، عبد الحمید بن عبد اللہ بن ابی عمرو، عبد الرحمان بن مطعم، عبدہ بن بی لبابہ، عروہ بن الزبیر، عروہ المزنی، عروہ بن عامر القرشی، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یسار، عکرمہ مولی ابن عباس، علی بن الحسین زین العابدین، عمارہ بن عمیر، قاسم بن محمد بن عبد الرحمان بن ہشام، مجاہد بن جبر، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، میمون بن ابی شبیب، نافع بن جبیر بن مطعم، وہب ابی سفیان، ابی ارطاۃ، ابی المطوس، ابی موسیٰ الحذاء، ام سلمہؓ (ان سے اس نے سماع نہیں کیا)۔

روی عنہ: اجلح بن عبد اللہ الکندی، اسماعیل بن سالم، حاتم بن ابی صغیرہ، حصین بن عبد الرحمان السلمی، حماد بن شعیب الحمانی، حمزہ بن حبیب الزیات، خالد بن طہمان الخفاف، زید بن ابی انیسہ، سعید بن سنان الشیبانی، سعیر بن الخمس، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، سلیمان ابو اسحاق الشیبانی، شعبہ بن الحجاج، طعمہ بن عمرو الجعفری، عبد اللہ بن عون، عبد الرحمان بن عبد اللہ المسعودی، عبد العزیز بن رفیع، عبد العزیز بن سیاہ، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، عبید بن ابی امیہ، عثمان بن عاصم الاسدی، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن خالد الواسطی، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، عوام بن حوشب، قیس بن الربیع، کامل ابو العلاء، محمد بن مسلم المکی، مسعر بن کدام، مطرف بن طریف، منصور بن المعتمر، یزید بن زیاد بن ابی الجعد، ابو بکر بن عیاش المقریء، ابو بکر النہشلی، ابو ہاشم الرمانی، ابو یحییٰ القتات۔

ابو بکر بن عیاش نے کہا کہ کوفہ میں تین حضرات تھے اور چوتھا کوئی نہیں تھا جو کہ حبیب بن ابی ثابت، حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابی سلیمان تھے، یہ سب اصحاب الفتاویٰ تھے۔

علی بن مدینی نے کہا کہ حبیب بن ابی ثابت کی ملاقات ابن عباس سے ثابت ہے اور اس نے عائشہؓ سے سنا لیکن ان کے علاوہ صحابہ میں سے کسی اور کو نہیں سنا۔

یحییٰ بن معین نے نے کہا کہ ثقہ تھے۔

ابن نمیر نے کہا کہ ثقہ تھے۔

ابو الحسن القطان کہتے ہیں کہ اس سے عطاء کے حوالے سے کچھ ایسی احادیث ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

احمد بن صالح مصری نے کہا کہ ثقہ تھے۔

بخاری نے کہا کہ اس نے عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ تابعی ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔ ابو حاتم نے علی بن المدینی کا قول بیان کیا کہ اس نے عاصم بن ضمرہ سے ایک کے علاوہ کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقات میں سے ہے۔ ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ اس نے ام سلمہؓ سے کچھ نہیں سنا، صدوق ثقہ ہے۔

ابو داود نے کہا کہ حبیب کی عاصم سے راویت میں کچھ بھی صحیح نہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن خزیمہ نے کہا کہ مدلس ہے۔

ترمذی نے کہا کہ میرے نزدیک اس نے حکیم بن حزام سے کچھ نہیں سنا۔

بزّار نے کہا کہ حبیب نے صلہ کے حوالے سے دو احادیث کے علاوہ کچھ روایت نہیں کیا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ مدلس تھے مشاہیر میں سے اور کوفہ کے اچھے لوگوں میں سے تھے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ تھے۔

بیہقی نے کہا کہ ثقات میں سے ہے مگر تدلیس کرتا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہے۔ امام حافظ مجتہد اور کوفہ کے فقیہ تھے کثیر الارسال اور مدلس تھے۔ ابن عون نے اس پر کلام کیا ہے۔

علائی لکھتے ہیں سفیان ثوری، ابن حنبل، یحییٰ بن معین اور بخاری وغیرہ نے کہا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن الزبیر سے کچھ نہیں سنا۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ فقیہ جلیل اور کثیر الارسال و تدلیس والا راوی ہے۔

ابن حجر نے اسے تیسرے طبقے کا مدلس کہا ہے۔

علائی، عراقی، سیوطی، ابن طلعت اور حافظ زبیر علی زئی نے اسے مدلسین میں لکھا ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/437ح3257، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/96، تاریخ الکبیر 2/313ح2592، ترتیب علل الترمذی، ثقات العجلی 1/281ح257، المعرفہ والتاریخ 2/204 اور 3/85، الجرح والتعدیل 3/107ح495، المراسیل ص 28ح47، جامع ترمذی 1257، صحیح ابن خزیمہ 448، الثقات 4/127، الکامل ابن عدی 3/316ح526، ثقات ابن شاہین ص 64ح226، کشف الاستار 1/322ح669، ضعفاء العقیلی 1/263ح322، التبیین سبط ابن عجمی ص 19 ح 10، تہذیب الکمال

5/358ح1079، الکاشف 1/307ح902، میزان الاعتدال 2/189ح1693(اردو 2/234ح1693)، تذہیب التہذیب 2/202ح1085،، المدلسین للعلائی ص105، تحفۃ التحصیل ص59، المدلسین للعراقی ص39ح7، المراسیل للعلائی ح117، تہذیب التہذیب 1/643ح1287، تقریب التہذیب 1/376ح1092، طبقات المدلسین ص37ح69، اسماء المدلسین ص36ح7، معجم المدلسین ابن طلعت ص128ح29، اتحاف ذوی الرسوخ ح24، فتح المبین ص88، التدلیس والمدلسون ص12)

ثقہ مدلس کثیر الارسال

حبیب بن ابی عمرہ القصاب

روی عن: سعید بن جبیر، مجاہد بن جبر، منذر الثوری، عائشہ بنت طلحہ بن عبید اللہ، ام درداء۔

روی عنہ: اسماعیل بن زکریا، جابر بن نوح، جریر بن عبد الحمید، حسن بن عمارہ، حفص بن غیاث، حماد بن شعیب الحمانی، خالد بن عبد اللہ الواسطی، داود بن نصیر الطائی، زائدہ بن قدامہ، سفیان الثوری، شریک بن عبد اللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن محمد الطائی، عبد الرحیم بن سلیمان، عبد العزیز بن سیاہ، عبد الواحد بن زیاد، علی بن عاصم، عنبسہ بن سعید الرازی، فضل بن مہلہل، مبارک بن سعید الثوری، محمد بن فضیل بن غزوان، منصور بن ابی الاسود، ابو بکر بن علی بن مقدم (والد ابو بکر المقدمی)، ابو بکر بن عیاش، ابو عوانہ۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ قلیل الحدیث ہے۔

ابن نمیر نے کہا کہ ثقہ ہے۔

جریر بن عبد الحمید نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ شیخ ثقہ ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے اسے چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/459ح3349، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/98، تاریخ الکبیر 2/322ح2620، الکنی للمسلم، معرفة التاریخ 3/106 اور 112، الجرح والتعدیل 3/106ح491، الثقات 6/177، ثقات ابن شاہین ص 65ح232، تہذیب الکمال 5/386ح1095، الکاشف 1/309ح914، تذہیب التہذیب 2/208ح1101، تہذیب التہذیب 1/652ح1309، تقریب التہذیب 1/381ح1110)

ثقہ ہے۔

زید بن الحباب

روی عن: ابراہیم بن عثمان العبسی، ابراہیم بن نافع المکی، ابراہیم بن یزید الخوزی، ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی، اسامہ بن زید بن اسلم، اسامہ بن زید اللیثی، اغلب بن تمیم، افلح بن سعید، ایمن بن نابل، ثابت بن قیس المدنی، جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، جعفر بن برد، جعفر بن سلیمان الضبعی، حرب بن سریج، حسن بن دینار، حسین بن واقد المروزی، حماد بن سلمہ، حمید المکی مولیٰ ابن علقمہ، خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت، خالد بن عبد اللہ الواسطی، ذواد بن علبہ الحارثی، رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابی الجعد، رجاء بن ابی سلمہ، سفیان الثوری، سلیمان بن ارقم، سلیمان بن کنانہ، سلیمان بن المغیرہ، سہیل بن ابی حزم، سلام بن مسکین، سلام بن ابی المنذر القاری، سیف بن سلیمان المکی، شداد بن سعید، شعبہ بن الحجاج، ضحاک بن عثمان الحزامی، عبد اللہ بن عیاش المصری، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن مسلم المروزی، عبد اللہ بن المؤمل المخزومی، عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان، عبد الرحمان بن شریح، عبد العزیز بن ابی سلمہ الماجشون، عبد الملک بن الحسن الجاری، عبد الملک بن الربیع بن سبرہ، عبد المؤمن بن خالد الحنفی، عبید اللہ بن عبد اللہ العتکی، عثمان بن موہب الہاشمی، عثمان بن واقد، عکرمہ بن عمار الیمامی، علی بن مسعدہ الباہلی، عمار بن رزیق الضبی، عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم الیمامی، عمرو بن عبد اللہ بن وہب النخعی، عمرو بن عثمان بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع المخزومی، عیاش بن عقبہ الحضرمی، فائد مولیٰ عبادل، فضیل بن مرزوق، فلیح بن سلیمان، قرہ بن خالد، کامل ابی العلاء، کثیر بن زید الاسلمی، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف، کثیر بن عبد اللہ الیشکری، مالک بن انس، مالک بن مغول، محل بن محرز الضبی، محمد بن سعید الطائفی، محمد بن سلیم الراسبی، محمد بن صالح المدنی، محمد بن عبد الرحمان بن ابی ذئب، محمد بن مسلم الطائفی، محمد بن ہلال المدنی، مطیع بن راشد، معاویہ بن صالح، مندل بن علی، منصور بن سلمہ اللیثی، موسیٰ بن عبیدہ الربذی، موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی، میمون بن ابان ابی عبد اللہ، میمون بن عبد اللہ، نوح بن ابی ہلال، ہارون بن سلمان الفراء، ہارون بن موسیٰ النحوی، ہشام بن زیاد، ہشام بن ہارون الانصاری، ولید بن عقبہ القیسی، یحییٰ بن ایوب المصری، یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ، یوسف بن عبد اللہ بن نجید بن عمران بن حصین، یونس بن ابی اسحاق، ابی سلمہ الکندی۔

روی عنہ: ابراھیم بن سعد الجوہری، ابراہیم بن یعقوب جوزجانی، احمد بن حرب الموصلی، احمد بن سلیمان الرہاوی، احمد بن سنان القطان الواسطی، احمد بن عبد اللہ بن ابی السفر الکوفی، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن المنذر القزاز البصری، احمد بن منیع البغوی، بشر بن آدم البصری، جعفر بن محمد بن عمران، حسن بن الصباح البزار، حسن بن عرفہ، حسن بن علی بن عفان حسن بن علی الخلال، حفص بن عمر الدوری المقری، حفص بن عمرو الربالی، زہیر بن حرب، زید بن اسماعیل الصائغ، سفیان بن وکیع بن الجراح، سلمہ بن شبیب نیشاپوری، عباس بن محمد الدوری، عبد اللہ بن الحکیم بن ابی زیاد القطوانی، عبد اللہ بن سعید الاشج، عبد اللہ بن عامر بن براد الاشعری، عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ الضعیف، عبد اللہ بن وہب المصری، عبد الرحمان بن خالد القطان الرقی، عبد الرحمان بن محمد بن سلام الطرسوسی، عبدہ بن عبد اللہ الصفار، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، عصمہ بن الفضل نیشاپوری، علی بن سلمہ اللبقی، علی بن محمد الطنافسی، علی بن المدینی، لیث بن ہارون العکلی، محمد بن اسماعیل بن سمرہ الاحمسی، محمد بن حاتم بن میمون السمین، محمد بن حمید الرازی، محمد بن رافع نیشاپوری، محمد بن سعید بن غالب العطار، محمد بن سلیمان الانباری، محمد بن عاصم الاصبہانی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن عبد الرحمان الجعفی، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، محمد بن علی بن حرب المروزی، محمد بن العلاء، محمد بن الفرج البغدادی، محمد بن قدامہ السلمی البلخی، محمد بن مسعود العجمی، محمد بن یزید الرفاعی، موسیٰ بن اسحاق الکنانی الکوفی، موسیٰ بن عبد الرحمان المسروقی، نصر بن عبد الرحمان الوشاء، نصر بن علی الجہضمی، ہارون بن عبد اللہ الحمال، ہیثم بن خالد الجہنی، یحییٰ بن ابی طالب، یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی، یحییٰ بن موسیٰ البلخی، یزید بن ہارون۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے، سفیان ثوری سے اس کی بیان کردہ حدیث مقلوب ہے۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ صدوق ہے۔ ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔، یہ سمجھا جاتا ہے کہ زید نے معاویہ بن صالح سے اندلس میں احادیث سنی تھی جو کہ اندلس کے قاضی تھے، جبکہ یہ وہم ہے۔ انہوں نے معاویہ سے مکہ میں سماع کیا تھا، جیسا کہ عبد الرحمان بن مہدی وغیرہ نے کیا تھا۔ عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ یہ صاحب حدیث تھا، مصر اور خراسان میں طلب حدیث میں گیا، فقر و فاقہ میں صابر تھا۔ ابن حنبل نے کہا کہ ایک صالح انسان ہے جو کہ صالح حدیث بیان کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتا مگر وہ کثیر الخطاء ہے، جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہے تو انہوں نے کہا کہ زید بن الحباب۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے سفیان کی حدیث میں خطاء کرتا ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق صالح الحدیث ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثوری کے حوالے سے اس کی روایات مقلوب ہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ مشاہیر سے ان کی روایت صحیح ہے مگر مجہولین سے ان کی روایت صحیح نہیں

ابن عدی نے کہا کہ اس کے صدق میں کوئی شک نہیں۔ ثوری سے اس کی احادیث مقلوب ہیں۔ ثوری کے علاوہ اس کی احادیث مستقیم ہیں۔ یہ راوی کوفہ کے ثبت راویوں میں سے ایک ہے، جس کے سچے ہونے میں شک نہیں البتہ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں، جنہیں غریب قرار دیا گیا ہے، جو اس نے سفیان ثوری سے نقل کی ہیں اور انہیں ان کی سند کے حوالے سے غریب قرار دیا گیا ہے۔

اس سے ایک یہ روایت منقول ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"شفاء دینے والی دو چیزوں کو اختیار کرنا تم پر لازم ہے، قرآن اور شہد"۔

محدثین کی ایک جماعت نے یہ روایت موقوف روایت کے طور پر سفیان ثوری سے نقل کی ہے۔

اس نے داود بن مدرک کے حوالے سے جو معروف نہیں ہے، عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی ﷺ کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا، جو مزینہ قبیلے سے تعلق رکھتی تھی، وہ مسجد میں اپنا دامن گھسیٹ کر تکبر کے ساتھ چل رہی تھی، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل پر اس وقت لعنت کی گئی، جب انہوں نے اپنی عورتوں کو اس طرح آراستہ کیا"۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے نقل کی ہے:

"نبی ﷺ سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے:

"اے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے، مجھ پر رحم کر، مجھے بلند عطا کر اور مجھے ٹھیک رکھنا"۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن خلفون نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ صالح ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ ثقہ الربانی ہے، عباد گزار اور جوال ہے۔

مغلطائی نے کہا کہ معاویہ بن صالح، ثوری، حسین بن واقد سے اس کی روایت میں وہم ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔ ثوری کی حدیث میں غلطی کر جاتا ہے۔

طبقات ابن سعد (اردو 6 / 256)، تاریخ دارمی، ص113 ح 342، علل احمد بن حنبل 2/96ح1680 اور 101ح1702، تاریخ الکبیر 3/391ح1302، ثقات العجلی 2/378ح526، المعرفۃ والتاریخ 1 / 138، 195، 264، 2 / 647، الجرح والتعدیل 3

/561ح2538، تاریخ موصل ص353، الثقات 8/250، تقریب الثقات ص489ح4950، الکامل لابن عدی 4/165ح22، تاریخ بغداد9/447ح4505، تہذیب الکمال10/40ح2095 ،سیر اعلام النبلاء 9 / 393، میزان الاعتدال 2/100ح2997(اردو 3/152ح3000)، تذہیب التہذیب 3/342ح2121،، اکمال مغلطائی 4/144ح1766، شرح علل ترمذی2/671، تہذیب التہذیب3/541ح2497، تقریب التہذیب2/166ح2136(اردو1/291ح2124))
صدوق۔

سلمہ بن شبیب نیشاپوری

روی عن: ابراہیم بن الحکم بن ابان العدنی، ابراہیم بن خالد الصنعانی، احمد بن خالد الوہبی، احمد بن محمد بن حنبل، اسماعیل بن ابی اویس، امیہ بن القاسم، جارود بن یزید نیشاپوری، حجاج بن محمد المصیصی، حسن بن محمد بن اعین الحرانی، حسین بن الولید نیشاپوری، حفص بن عبد الرحمان البلخی، حماد بن اسامہ، زید بن الحباب، سلیمان بن داود الطیالسی، عبد اللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان الصنعانی، عبد اللہ بن ابراہیم الغفاری، عبد اللہ بن جعفر الرقی، عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی، عبد اللہ بن نافع الصائغ، عبد اللہ بن یزید المقریء، عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، عبد القدوس بن الحجاج الخولانی، عبد الملک بن ابراہیم الجدی، عبد الوہاب بن ہمام الصنعانی، علی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، علی بن عثام بن علی العامری، عمرو بن عثمان الرقی، فدیک بن سلیمان القیسرانی، قدامہ بن محمد الخشرمی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن یوسف الفریابی، مروان بن محمد الطاطری، مکی بن ابراہیم البلخی، ولید بن اسماعیل الحرانی، ولید بن عتبہ الدمشقی، وہب بن جریر بن حازم، یزید بن ہارون، یعلیٰ بن عبید الطنافسی۔

روی عنہ: بخاری کے پانچوں نے۔ ابراہیم بن ابی طالب نیشاپوری، ابراہیم بن یوسف بن خالد الھسنجانی، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن علی الآبار، احمد بن الفرات الرازی، اسماعیل بن داود بن وردان المصری، بقی بن مخلد الاندلسی، جعفر بن محمد بن الحسین نیشاپوری، حاتم بن محبوب الشامی، حسن بن احمد بن اللیث الرازی، حسن بن محمد بن دکہ، حسین بن احمد بن بسطام، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الرحمان احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین، عبد اللہ بن عبد الکریم الرازی (ابو زرعہ)، علی بن احمد بن سلیمان المصری، علی بن حمدویہ الطوسی، عمر بن عبد اللہ بن الحسن الاصبہانی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، محمد بن احمد بن جعفر الوکیعی، محمد بن ادریس الرازی (ابو حاتم)، محمد بن سہل بن الصباح، محمد بن محمد بن رجاء السندھی، محمد بن نعیم نیشاپوری، محمد بن ہارون الرویانی، محمد بن واصل المقریء، محمد بن یحییٰ بن مندہ الاصبہانی، موسیٰ بن ہارون الحمال، یحییٰ بن الحسن بن جعفر العلوی۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔ ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

صالح بن محمد الجزرہ نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ مجھے جو علم ہے اس کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں۔

احمد بن سیار المروزی نے کہا کہ انہوں نے مکہ کی طرف سفر کیا صاحب سنت والجماعت تھے۔

حاکم نے کہا کہ اہل مکہ کے محدث تھے اور ان کے اتقان و صدق پر اتفاق ہے۔

ابو نعیم اصبہانی نے کہا کہ یہ ثقات میں سے ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عساکر نے کہا کہ بہت زیادہ سفر کرنے والے آئمہ میں سے ایک تھے، ان سے آئمہ، ثقات اور آئمہ بالاصول نے روایت کی جن میں ابو مسعود اور ابن حنبل شامل ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ حجت، امام، ثقہ ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقے کے ثقہ کبیر راوی ہیں۔

(تاریخ الکبیر 4/85ح2054، الجرح والتعدیل 4/164ح722، الثقات 8/277، تاریخ دمشق 22/76ح2616، المعجم المشتمل ص132ح385، تہذیب الکمال 11/284ح2455، سیر اعلام النبلاء 12/256، الکاشف 1/453ح2034، تذہیب التہذیب 4/108ح2486، تہذیب التہذیب 2/745ح2925، تقریب التہذیب 2/290ح2507)

ثقہ۔

کامل بن العلاء

روی عن: اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، حبیب بن ابی ثابت، حسن بن عمرو الفقیمی، حکم بن عتیبہ، ذکوان بن ابی صالح السمان، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، عطاء بن ابی رباح، مغیرہ بن عتیبہ العجلی، منصور بن المعتمر، منہال بن عمرو، ابی صالح مینامولی ضباعہ، ابی یحییٰ القتات۔

روی عنہ: احمد بن عبد اللہ بن یونس، اسباط بن محمد القرشی، اسحاق بن بشر الکاہلی الکوفی، اسحاق بن منصور السلولی، اسماعیل بن صبیح الیشکری، اسماعیل بن عمر الواسطی، اسماعیل بن عمرو البجلی، اسود بن عامر شاذان، حکم بن مروان الکوفی، حماد بن حماد بن خوار، خالد بن عبد الرحمان، خالد بن یزید الطیب، زید بن الحباب، سہل بن حماد، شعیب بن حرب، عاصم بن علی بن عاصم الواسطی، عبد اللہ بن رجاء الغدانی، عبید اللہ بن موسیٰ، عبید بن اسحاق العطار، عبید بن سعید الاموی، عبید بن الصباح المقریء، فردوس بن الاشعری، فضل بن دکین، مالک بن اسماعیل النہدی، محبوب بن محرز القواریری، محمد بن ربیعہ الکلابی، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن یوسف الفریابی، مخلد بن یزید الحرانی، مخول بن ابراہیم بن مخول، معافی بن عمران الموصلی، معاویہ بن حفص الشعبی، نابل بن نجیح الحنفی، وکیع بن الجراح الرؤاسی۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمان کو کبھی بھی کامل ابو العلاء کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

ابن سعد نے کہا کہ قلیل الحدیث ہے اور کچھ نہیں ہے۔
یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔
عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔
یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے۔
ابن حبان نے اس کا ذکر المجروحین میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اسناد کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مراسیل کو مرفوع کر دیتا تھا البتہ اس سے میں نے کوئی فحش غلطی اور باطل نہیں دیکھا۔
نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے، ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔
ابن عدی نے کہا کہ میں نے متقدمین کا اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں دیکھا البتہ اس کی روایات میں بعض چیزیں منکر ہیں، لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔
ذہبی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔ مختلف فیہ ہے، ایک جگہ کہا کہ اس میں ضعف ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
"نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے: اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے، مجھ پر رحم کر مجھے عافیت نصیب کر، مجھے رزق عطا کر، میری مدد کر اور مجھے زبردست رہنے دے"۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
"جو شخص مردار کو پوشیدہ رکھے جس شخص نے میت کو ننگا کیا یعنی کفن چوری کیا، تو اس نے گویا قتل کیا"۔(موضوعات ابن القیسرانی 762)
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
"ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ایک عورت آگئی (جس کے جسم پر لباس کم تھا)، نبی ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنی آنکھیں جھکا لیں، ایک شخص اس کی طرف کھڑا ہوا اور اس نے اس کے جسم پر اپنا کپڑا ڈال دیا اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ تو بعض حضرات نے یہ کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ عورت اس شخص کی بیوی ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ اس کی بیوی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خواتین پر شرم و حیا لازم کی ہے اور مردوں پر جہاد لازم کیا ہے، تو ان میں سے جو خواتین ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر سے کام لیں گی، انہیں شہید کا سا اجر ملے گا"۔(علل ابن ابی حاتم 940، ابن ابی حاتم نے اس کو منکر کہا ہے، کشف الخفا 1/ 274)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"ہم نبی ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے، حسنؓ اور حسینؓ (جو اس وقت بچے تھے) وہ آپ ﷺ کی پشت پر چڑھ جاتے تھے، تو جب آپ ﷺ رکوع یا سجدے میں جاتے، تو انہیں زمین پر کھڑا کر دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے تھے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حجرت علیؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی ﷺ سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی امت کو آپ ﷺ کے حوالے سے معذور قرار دیا جائے گا"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال ک درمیان ہوں گی"۔(ترمذی 2331)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"ستر ہجری کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ولید بن ولید کا انتقال ہو گیا ہے، وہ بچہ ہی ہے، میں اس پر کیسے روؤں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو کہ میں ولید بن ولید پر روتی ہوں جو ولید بن مغیرہ کا بیٹا ہے، میں ولید بن ولید پر روتی ہوں جو ولید کا بیٹا ہے، جو اپنے قبیلے کا جوان تھا"۔(الکامل ابن عدی)

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق خطا کار راوی ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/500ح2487(اردو 6/241)، تاریخ یحیٰی بن معین بروایت الدوری 2/493، تاریخ الکبیر 7/244ح1042، ثقات العجلی 2/224ح1539، المعرفہ والتعاریخ 3/132 اور 234، ضعفاء العقیلی 4/8ح1561، الجرح والتعدیل 7/172ح980، المجروحین 2/231ح891، الکامل ابن عدی 7/223ح1615، تہذیب الکمال 24/99ح4934، دیوان الضعفاء ص329 ح3468، المغنی 2/224ح5057، الکاشف 2/143ح4624، میزان الاعتدال 5/485ح6935(اردو 5/463ح6935)، تذہیب التہذیب 7/435ح5649، تہذیب التہذیب 5/381ح6601، تقریب التہذیب 4/276ح5639، مجمع الزوائد 4/328 اور 7/220)

صدوق۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆